

## غم حسین زمانہ بھولا نہیں سکتا

غم حسین زمانہ بھولا نہیں سکتا

یہ غم وہ غم ہے جو کوئی مٹا نہیں سکتا

ارے حسین نے، تیرے لئے یہ جان دے دی

تو کیا تو غم میں دو انسو بہا نہیں سکتا

چھدی جو مشک تو، عباس نے کہا رو کر

سکینہ پیاسی ہے پانی پلا نہیں سکتا

ضعیف باپ کے، کاندھے پہ ہے جوان لاشہ

سوا حسین کے کوئی یونہی نہیں سکتا

پدربنا چکا، چھوٹی سی اک لحد رن میں

یونہی خاک میں کوئی تارہ چھپا نہیں سکتا

شہید ہو گیا، پیاسا حسین سجدے میں

یونہی راہ حق میں کوئی سرکٹا نہیں سکتا



پڑا ہے خاک پہ بھائی کا بے کفن لاشہ  
یہ بارِ غمِ دلِ زینب اٹھا نہیں سکتا

سکینہ ہو گئی ، پامال لاشِ بابا کی  
اب اپنے سینے پہ تم کو سلا نہیں سکتا

چلا ہے شام کو، بیمارِ قافلہ لے کر  
خدا کے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا

برہانِ دین کی ، ہو طولِ عمرِ صحت میں  
بنِ اسِ دعاء کے میں سجدہ بجا نہیں سکتا

تمام خلق میں ، کوئی برہانِ دین کے سوا  
ہمیں حسین کا جلوہ دکھا نہیں سکتا

تیرا ہے 'اسرا' ، مولیٰ سدا **حسامی** کو  
تیرے سوا کوئی بگڑی بنا نہیں سکتا

